© rasailojaraid.com

جناب حافظ محمد اقبال رنگونی، مانچسٹر

مسیحی عبادت کے سب سے بڑے پادری کا کردار

گذشتہ ماہ آئرلینڈ میں ہونے والے ایک عجیب واقعے نے ساری دنیا کے مسیحی پادریوں، سنکروں اور مبلغوں کو ورطہ حیرت میں مبتلا کر دیا۔ ٹی وی کی عالمی خبروں میں اس کا تذکرہ آیا اور دوسرے پروگراموں میں یہ موضوع بطور خاص زیر بحث رہا واقعہ کے مطابق نیویارک (امریکہ) میں مقیم ۱۷ سالہ پیٹر اپنی ماں سے روزانہ یہ سوال کرتا رہا کہ میرا باپ کون ہے؟ اور کیوں آج تک اس کے نام اور اس کے دیدار سے محروم ہوں۔ مسٹر پیٹر کی ماں ANNIE MURPHY (جو طلاق شدہ تھی) اپنے بیٹے کے سوالات کو حیلے بہانے کے ذریعہ ٹال دیا کرتی تھی اور بیٹا دل ہی دل میں کڑھ کر رہ جاتا۔ ایک مرتبہ ایک اونچے درجے کے اسکول میں داخلہ کے وقت یہ ہی سوال اٹھا کہ بیٹے کے باپ کا نام درج کیا جانا ضروری ہے اب ماں کے لیے کوئی چارہ نہ رہا کہ اس سوال کو کسی طرح ٹال دیا جاتے چنانچہ اس نے اپنے عاشق کو بذریعہ فون ان حالات سے مطلع کیا کہ اب حالات قابو سے باہر ہو رہے ہیں اس لیے مناسب ہے کہ اس راز کو فاش ہی کر دیا جائے۔ آئرلینڈ میں مقیم عاشق نے ہر ممکن کوشش کی کہ کسی طرح بھی یہ راز فاش نہ ہو سکے مگر دوسری طرف محبوبہ کے اصرار کے ساتھ ساتھ دھمکی بھی دی تھی کہ اگر تم نے اس بات کا اقرار نہ کیا تو میں سارے ثبوت مہیا کر دوں گی جو آج تک میرے پاس بطور امانت محفوظ ہیں۔ چنانچہ چند لمحوں کے اندر اندر عاشق نے اپنے کام سے استعفیٰ پیش کر دیا اور ادھر معشوقہ نے سارا راز فاش کر ڈالا۔ اور بتلایا کہ میرے پیٹ سے جنم لینے والا وہ بچہ جسے آج سترہ سال سے باپ کا دیدار نصیب نہیں ہوا وہ آئرلینڈ کی سب سے بڑی عبادت گاہ سب سے بڑا پادری بشپ DR. EAMONN CASEY ہے۔ اور یہ ۱۷ سالہ پیٹر اس دور کی یادگار ہے جب پادری مسیحی عبادت گاہ میں بطور پیشوا کے مقرر تھا اور میں طلاق یافتہ تھی۔ ۱۹۷۰ء سے میرے اور اس پادری کے درمیان تعلقات نے نیا موڑ لیا عشق و محبت پروان چڑھا، ہم آپس میں شادی کرنا چاہتے تھے لیکن مذہب آڑے آ رہا تھا چنانچہ یونہی کام آگے بڑھتا رہا ادھر پادری نے بھی ان تمام جرموں کا کھلے عام اعتراف کیا اور بیٹا خوش ہو کر کہنے لگا کہ آج میں دنیا والوں کو کہہ سکتا ہوں کہ میں بغیر باپ کے نہیں۔ بلکہ میرا باپ فلاں ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

روزنامہ ایوننگ نیوز مانچسٹر نے ۱۱ مئی اور اس کے بعد کی اشاعتوں میں تفصیلی خبریں فراہم کیں۔ جن میں ان کے تعلقات، پادری کا استعفیٰ دینا، ایک دوسرے کے ساتھ دھمکی آمیز لب ولہجہ میں گفتگو اور دیگر امور تحریر کئے ہیں اسی رپورٹ میں اس بات کا بھی انکشاف کیا گیا ہے کہ اس پادری نے اپنے بیٹے کی کفالت اور پرورش کے لیے ۶۲ ہزار پونڈ چرچ کے اس فنڈ سے نکال دیئے جو صرف چرچ کی عمارت پر صرف کے لیے مخصوص تھے۔ اس خبر کے عام ہونے کے ایک گھنٹہ بعد پادری نیویارک کی جانب روانہ ہو گیا اور اس نے جاتے ہوئے کہا کہ میں خدا سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے معاف کردے کیونکہ

I HAVE SINNED GRIEVOUSLY AGAINST HIM.

اس خبر نے پورے برطانیہ، آئرلینڈ اور روم کی مسیحی عمارتوں میں زلزلہ برپا کر دیا تھا ہر جانب یہی موضوع ابھر تا رہا۔ ٹیلی ویژن کے طے شدہ پروگراموں میں تبدیلیاں کرتے ہوئے اس موضوع کو زیر بحث لایا گیا۔ اکثر پروگراموں میں پادری اور مسیحی مبلغوں کو اس موضوع پر اظہار خیال کی دعوت دی جاتی رہی۔ ان میں سے بہت سے ایسے نوجوان بھی تھے جنہوں نے محض اس لیے چرچ کو خیرباد کہہ دیا تھا کہ دوران عبادت ان کی آنکھیں لڑ جایا کرتی تھیں اور چرچ اس شادی کی اجازت دینے سے معذور تھا۔ انہوں نے مسیحی مبلغ ہونے کے بجائے کسی عورت کا شوہر بننے کو ترجیح دی اور کھلے بندوں کہا کہ پادریوں کا کنوارا پن محض ایک ڈھونگ ہے۔ اندرون خانہ سب کچھ چلتا ہے۔ جب نوبت بایں جا رسید تو پھر مذہب کے اس قانون کو ختم کر دینا ہی بہتر ہے جب پادری اور ننیں ایک ایسے کلچر اور ماحول میں زندگی بسر کر رہے ہیں جہاں ہر طرف آنکھیں لڑنے اور تقاضوں کے ابھرنے کا اندیشہ موجود ہے تو پھر کیوں شادی کو ممنوع قرار دیا جا رہا ہے۔ دوسری طرف کچھ ایسے ادھیڑ عمر کے پادری بھی تھے جو ابھی تک اسی بات پر مصر رہے کہ پادری کو کنوارا رہنا چاہیئے۔ "پادری اور شادی" اس کی اجازت نہ دینی چاہیے کیونکہ عیسیٰ ؑ بھی شادی شدہ نہ تھے۔

چرچ کے اس قانون کے حامیوں اور مخالفوں کی تیز و تند گفتگو اور دوسرے پروگراموں میں زیر بحث آنے والے موضوعات پر برطانیہ کے سنڈے ایکسپریس نے آئرلینڈ کے شہر ڈبلن کے باشندوں کو اظہار خیال کی دعوت دی۔ ۳۰ مئی کو ٹی وی میں اس کا نتیجہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ ستر فیصدی رومن کیتھولک پادریوں کو شادی کی اجازت دینے کے خواہاں ہیں۔

ALMOST 70% OF ROMAN CATHOLICS BELIEVE THEIR PRIESTS SHOULD BE ALLOWED TO MARRY.

معلوم نہیں اب مسیحی مفکرین کب اس نئے قانون کو عملی شکل دیں گے؟ اگر اب بھی یہ روش جاری رہی اور کنوارے پن کی آڑ میں عورتوں کی عصمت اور عزت لٹتی رہی۔ چرچوں کے فنڈ سے اپنی محبوبہ کی تمنائیں پوری کرتے رہے تو پھر یہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسیحی عبادت گاہ، عبادت گاہ کے بجائے کچھ اور کہلانے کی واقعی مستحق بن جائیں گی اور آجکل یورپ اور امریکہ کے بڑے بڑے پادری اور بشپ ان گھناؤنے کرتوت میں ملوث پائے جاتے ہیں۔ کہیں عورتوں کی عصمت تار تار ہوتی ہے تو کہیں خیراتی رقوم ہضم ہو جاتی ہیں اور ان رقوم سے دوسرے شہروں میں دادِ عیش دیتے ہوئے گرفتار ہوتے ہیں۔ چند خبریں ملاحظہ فرمائیں۔

ویسٹ سیکس (برطانیہ) کے ایک پادری (REV TOM TYLER) کو چرچ سے علیحدہ کر دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ فحش اور برے افعال کا ارتکاب کرتا تھا اور عدالت میں اس کا جرم ثابت ہو چکا تھا اس نے اس مقدمہ کے خلاف چرچ ہاؤس لندن میں دو مرتبہ اپیل بھی کی جو مسترد کر دی گئی۔ (روزنامہ ایوننگ نیوز ۹ مئی ۹۲ء)

(۲) اس دن کے اخبار میں ایک دوسری خبر یہ بھی کہ امریکہ کے شہر (NEW BEDFORD FALL) میں ایک سابق رومن کیتھولک پادری نے عدالت کے روبرو اس امر کا کھلا اقرار کیا ہے کہ اس نے اپنی ملازمت کے دوران تقریباً ۱۰۰ بچوں کے ساتھ برا فعل کیا تھا۔ اخبار نے اس پر یہ سرخی جمائی ہے (PRIEST ADMITS RAPES)

(۳) روزنامہ ایوننگ نیوز مانچسٹر نے ۱۶ جون اور ATV کی منتخب خبروں نے ۱۷ جون کی اشاعت میں لکھا ہے کہ آسٹریلیا کے شہر ملبورن میں ایک ۶۰ سالہ کیتھولک پادری (VISCOWNT KISS) کو ۱۶۵ الزام میں گرفتار کرنے کا حکم دیا گیا ہے جس پر عمل ہو گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے چرچ کے خیراتی فنڈ سے ۱۰۲ ملین پونڈ ہتھیا لیے ہیں اور ان رقوم سے بڑی شاہانہ زندگی گزار رہا تھا اس کے اعلیٰ ترین مکانات اور جہاز بھی ہیں اور اونچے درجے کے ہوٹلوں میں ان رقوم سے اپنے پیٹ کی آگ بجھایا کرتا تھا۔

(۴) برطانیہ کے ایک شہر CANBERRA میں ایک انیگلیکن بشپ (BISHOP OWEN DOWLING) عدالت کو ایک مقدمہ میں مطلوب ہے جس پر الزام ہے کہ وہ اپنی جنسی ہوس مٹانے کے لیے لڑکوں کی تلاش میں تھا اور ان مقامات پر موجود تھا جہاں اس قسم کی حرکتیں کرنے والے موجود ہوتے ہیں۔ تفصیلات کا انتظار ہے۔ اخبار نے اس پر (SEX CHARGES) کی سرخی لگائی ہے (ایوننگ نیوز مانچسٹر ۱۷ جون ۹۲ء)

مذکورہ بالا چند خبریں صرف چند ہی دنوں کی ہیں جو برطانیہ ہی کے اخبارات نے شہ سرخیوں کے ساتھ شائع کی ہیں جس سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ مسیحی عبادت گاہوں نے برائی اور فحش حرکات کے خلاف آواز اٹھانے سے اس لیے گریز اختیار کیا ہے کہ اس حمام میں سب ننگے ہیں RIV ہو یا BISHOP یا اور کوئی۔ سب ہی چپ ہیں اور یورپی معاشرہ دن بدن برائی کی جانب ترقی کرتا جا رہا ہے اور جب برائی عام ہو جاتی ہے تو یہی پادری اسے قانونی تحفظ دینے کے لیے تحریکیں چلاتے ہیں جیسا کہ گزشتہ خبروں میں لیور پول کے ایک پادری کا اعلان عام پڑھا ہوگا۔ یہ ہے برطانوی معاشرہ اور یہ ہیں مسیحی مفکرین، غور فرمائیے کیا یہ لوگ برائیوں کے خاتمہ میں دلچسپی لیں گے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

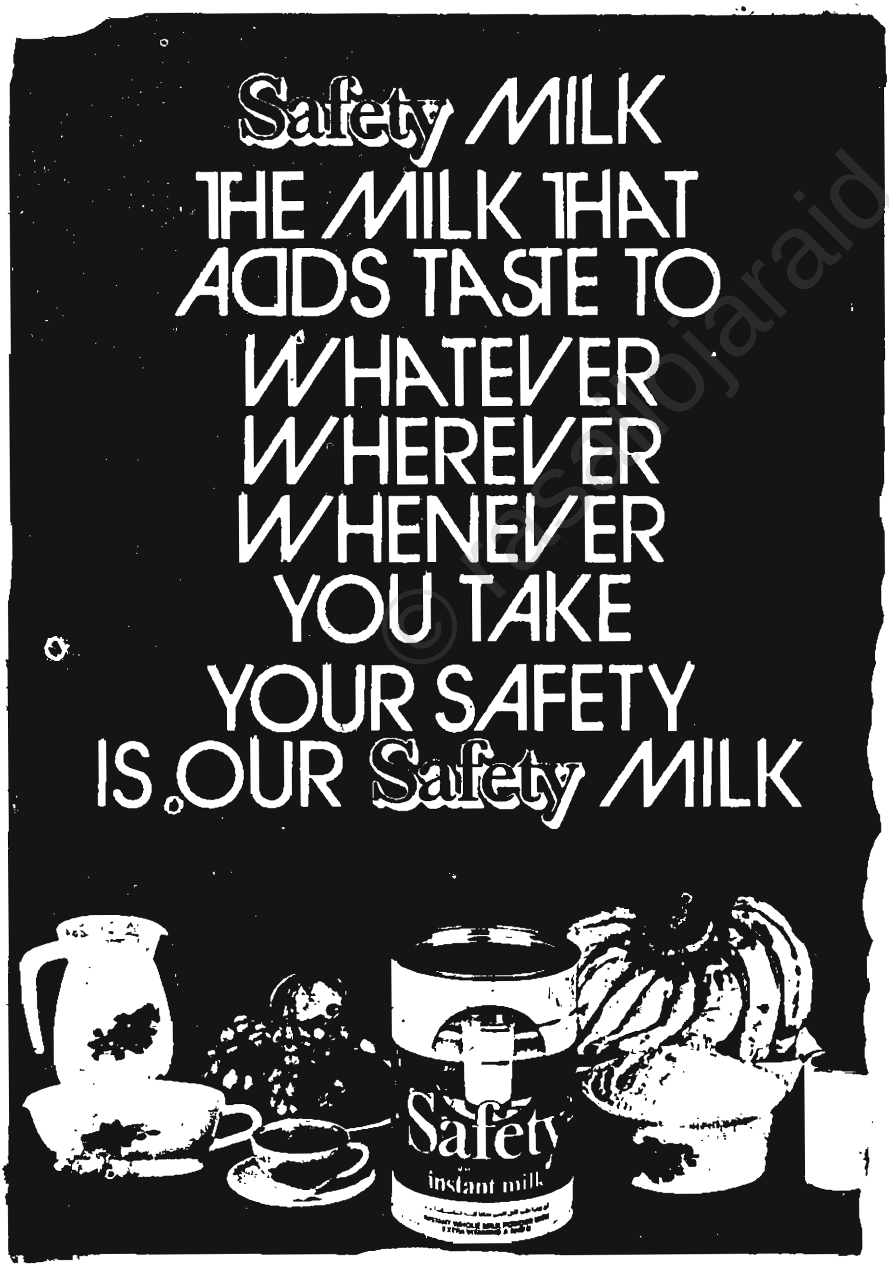

© rasailojaraid.com